دعوتِ دین کے رہنما اصول

عبدالسلام

عربی زبان کے لفظ 'دعوۃ' کا سادہ مفہوم پکارنا، بلانا اور دعوت دینا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ بنی نوع انسان کو اُس سچائی یا سیدھے راستے کی طرف بلانے یا دعوت دینے کے لیے استعمال ہوا ہے، جو انسانوں کے مالک اور خالق نے ان کے لیے متعین کیا ہے۔ قرآن میں ہے: اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ (النحل ۱۶:۱۲۵) ''اے نبیؐ، اپنے ربّ کے راستے کی طرف دعوت دو''۔ البتہ اس اہم کام کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کے لیے کچھ دیگر اصطلاحات بھی قرآن میں اکثر مقامات پر استعمال ہوئی ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

- **شہادت**: اس کے معنی ہیں، گواہی دینا یا تصدیق کرنا:

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط (البقرہ ۲:۱۴۳) تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (الحج ۲۲:۷۸) تاکہ تم دُنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو۔

- **تبیین یا بیان**: اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا (البقرہ ۲:۱۶۰) ''البتہ جو لوگ اس روش سے باز آجائیں اور اپنے طرزِعمل کی اصلاح کرلیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں''۔

- **نصیحہ**: اس کے معنی ہیں صلاح ومشورہ یا ہدایت:

وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ (الاعراف ۷: ۶۸) اور تمھارا ایسا خیرخواہ ہوں، جس پر

بھروسا کیا جاسکتا ہے۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ (ھود ۱۱: ۳۴) اب اگر میں تمھاری کچھ خیرخواہی کرنا بھی چاہوں تو میری خیرخواہی تمھیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

● **تبلیغ**: اس کے معنی ہیں اشاعت کرنا یا پھیلانا، اعلان کرنا، پہنچانا اور تعارف کرانا:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ (المائدہ ۵: ۶۷) اے پیغمبرؐ! جو کچھ تمھارے ربّ کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچادو۔

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ (الانعام ۶: ۱۹) اور یہ قرآن میری طرف بذریعۂ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تمھیں اور جس جس کو یہ پہنچے، سب کو متنبہ کردوں۔

● **تبشیر**: اس کے معنی ہیں بشارت دینا، خوش خبری سنانا:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۴۵ (احزاب ۳۳: ۴۵) اے نبیؐ، ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

● **انذار**: اس کے معنی ہیں تنبیہہ کرنا یا آگاہ کرنا:

اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝۲ (النحل ۱۶: ۲) (لوگوں کو) آگاہ کردو، میرے سوا کوئی تمھارا معبود نہیں ہے، لہٰذا تم مجھی سے ڈرو۔

● **تذکیر**: اس کے معنی ہیں یاددہانی کرانا:

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ۭ (الاعلیٰ ۸۷: ۹) لہٰذا تم نصیحت کرو اگر نصیحت نافع ہو۔

● **حجت**: اس کا مفہوم ہے دلیل کو مکمل کردینا، پیغام پوری طرح پہنچادینا اور کسی عُذر اور مزید بحث کے لیے گنجایش نہ چھوڑنا:

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَي اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ (النساء ۴: ۱۶۵) تاکہ ان رسولوںؑ کو مبعوث کردینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہے۔

● **دعوت کے بعض پہلو**: قرآن کی اُوپر بیان کردہ اصطلاحات، دعوت کے بعض پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یعنی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی ہوئی حق و صداقت کو قبول کرنے اور اس کی بتائی ہوئی صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعوت دینا، لوگوں کے سامنے آسمانی ہدایت

کے حق میں شہادت دینا یا اس کی تصدیق کرنا، ان لوگوں کے سامنے، جو یا تو اس سے واقف نہیں یا انھوں نے اسے ابھی قبول نہیں کیا ہے، نیز اپنے قول وعمل سے حق کا اظہار یا اس کی وضاحت کرنا۔

لوگوں کو اللہ کے احکام کی اطاعت کی نصیحت یا تبلیغ کرنا اور بدی کی ان تمام طاقتوں کی ساری بُری ترغیبات کا مقابلہ کرنا، جن میں شیطان، ظالم حکمران، ظالم حکومتیں، گروہ، پارٹیاں اور اس کے علاوہ خود اپنا نفسِ امّارہ شامل ہے۔

بنی نوع انسان کے درمیان سچائی کے پیغام کو پھیلانا۔

حق وصداقت کے قبول کرنے سے سامنے آنے والے ان مثبت نتائج کی بشارت دینا جو دُنیا وآخرت دونوں میں حاصل ہوں گے۔

لوگوں کو اس خدائی ہدایت کے رَد کردینے یا اسے محض نظرانداز کردینے کے فوری اور دُوررس منفی نتائج سے آگاہ کرنا۔

لوگوں کو اس بھولی ہوئی حقیقت کی یاددہانی کرانا کہ اس زندگی میں کامیابی اور آخرت کی نجات صرف اللہ کے بتائے ہوئے نظامِ حیات پر عمل کرنے ہی پر منحصر ہے۔

سچائی کے پیغام کو اس حد تک لوگوں کے ذہن نشین کرانا کہ کوئی شخص جو اس پیغام کے بارے میں بے پروائی برتتا ہے وہ بھی اس بہانے کی آڑ نہ لے سکے کہ وہ اس پیغامِ الٰہی سے ناواقف تھا۔